پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

[illegible] ۱۴۱۲ھ
۲۵ فروری ۱۹۹۲ء

جلد: ۱۰
شمارہ: ۲۳



سرسوں کے پھول

by Dwalak

ایران کے ناظم الامور عباس زمانی ابو شریف کہتے ہیں

پاکستان اور ایران اسلام کے لازوال رشتے میں منسلک ہیں

ایرانی ناظم الامور سے نمائندہ جسارت رؤف ظاہر کی خصوصی ملاقات

ہر ملک کو اپنے دفاع کے لئے ضروری اقدام کرنے کا حق حاصل ہے

استعمار، اشتراکیت اور صیہونیت کے مشترکہ دشمن کے مقابلے پر شیعوں اور سنیوں کو متحد رہنا چاہیئے

اندیشۂ شہر

غریب شہر کے قلم سے

آسٹریلیا سے شکست کھانے کے بعد ہماری کرکٹ ٹیم بھی وسیع تر اتحاد میں شامل ہو رہی ہے

مسلم لیگ کے علاوہ تمام بڑی جماعتیں ایم آر ڈی میں شریک ہو جائینگی

مولانا نورانی سے ۳ سال بعد مل کر اطمینان ہوا: پروفیسر غفور

سیاسی اختلاف رائے کے باوجود رہنماؤں کو آپس میں ملتے رہنا چاہئے



ایران کے انقلابی لیڈر آیت اللہ خمینی کی پیرس کے قریب سابق رہائش گاہ جمعرات کی رات کو بم کے دھماکے میں اڑ گئی۔ ایک فرانسیسی افسر ملبہ کا جائزہ لے رہا ہے۔

روسی مسلمانوں کو نوآبادیاتی انداز میں ختم کیا جا رہا ہے: ڈاکٹر قریشی

بیس ہزار مساجد میں سے اب صرف ڈھائی سو باقی رہ گئیں

دنیا کے دو تہائی پناہ گزین مسلمان مہاجرین ہیں: مجلس مذاکرہ سے خطاب

مسلم ممالک میں ہر سال ایک کروڑ ۲۰ لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں مگر پانچ لاکھ سال بھر کے

خالصتان کے حمایتیوں کے ویزا پر بھارت کا احتجاج

بیگم بھٹو سے جتوئی کی ملاقات

پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارت کے فروغ کیلئے مشترکہ چیمبر آف کامرس کے قیام کی تجویز

پاکستانی تجارتی وفد کی بھارت سے واپسی پر رپورٹ

[illegible]

بھارت دریائے راوی پر بند تعمیر کر کے پاکستان کو اس کے حصے کے پانی سے محروم کر دے گا

[illegible]

ایران دنیا کا مظلوم ترین ملک ہے

تہران ——— (آئی پی آئی) امام خمینی نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران دنیا کا مظلوم ترین ملک ہے۔

[illegible]

پنجاب پولیس نے ۷۹ تخریب کاروں کو گرفتار کر لیا

ایک سو پچیس تخریب کار ملک سے فرار ہو گئے

[illegible]

انقلاب ایران کی تیسری سالگرہ پر چار لاکھ افراد کا اجتماع

جنگی طیاروں، چھاتہ بردار دستوں، ٹینکوں اور توپخانہ کا زبردست مظاہرہ



امام خمینی کے نمائندے آیت اللہ ... کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں (فوٹو بھارت)

لندن ——— (رائٹر) انقلاب ایران کی تیسری سالگرہ کے موقع پر آٹھ لاکھ ایرانیوں نے تہران میں جلوس نکالا ...

[illegible]

اسرائیل اور سعودی عرب دونوں امریکہ کے دوست ہیں

سعودی عرب امریکہ سے پچاس ارب ڈالر کا اسلحہ خرید چکا ہے

[illegible]

بنگلہ دیش میں فوج اور حکومت میں سنگین اختلافات

[illegible]

پاکستان تین سال میں ایٹمی دھماکہ کرنے کے قابل ہو جائے گا

پاکستان کے ایٹمی پلانٹ پر بھارتی حملہ کا خطرہ، امریکی سی آئی اے کی رپورٹ

[illegible]

پندرہ روزہ
الہلال
نوٹنگھم (انگلینڈ)

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
سنو! جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)

یہ منافقانہ خوشامد!

برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز نے ایک اداریے میں کہا ہے کہ صدر ضیاء الحق نے ساڑھے چار سال تک پاکستان کو استحکام بخشا ہے جس کی پاکستان کو سخت ضرورت تھی۔ اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ صدر ضیاء الحق کو مجلس شوریٰ کی بنیادوں کو وسیع کرنا ہوگا تاکہ وہ عوام کی حمایت حاصل کر سکیں جس کی انہیں ضرورت ہے۔ ادھر کراچی میں ایک مقامی ہوٹل میں انگریزی بولنے والوں کی انجمن کے استقبالیے سے خطاب کرتے ہوئے برطانوی پارلیمنٹ کی ایک رکن مسز جل نائٹ نے کہا ہے کہ میں صدر ضیاء الحق کی دیانت داری سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ انہوں نے مجلس شوریٰ کے قیام کی تعریف کی، انہوں نے کہا کہ صدر مملکت نے شوریٰ کے لیے دیانت دار اور مخلص افراد کو نامزد کیا ہے۔

برطانوی اخبار اور برطانوی رکن پارلیمان نے اس طرح ...

صدر ضیاء الحق سے ہم برملا یہ اعلان صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی بیرونی خوشامد سے متاثر ہوں اور اسے اپنے لیے سند اعتبار نہ سمجھیں کیونکہ ان کے لیے سند اہل برطانیہ کی نہیں اہل پاکستان کی شہادت ہوگی۔ ایوب خاں صاحب کو بھی بدیسی پریس اور شخصیتوں نے ایسا ہی خراج تحسین پیش کیا تھا۔ ایوب خاں نے بنیادی جمہوریت کے نظام پر ایسی منافقانہ خوشامدی تبصروں کو اپنے لیے سند سمجھا اور اپنے ہی ملک کے ان لوگوں کے رد عمل کو اہمیت نہ دی جن کی رائے اس تجربے سے علاً گریز کر رہی تھی۔

ہم توقع کرتے ہیں کہ صدر ضیاء الحق ایوب خاں کی طرح ان تبصروں سے متاثر نہیں ہوں گے اور اپنی قوم سے سند قبولیت پانے کی فکر کریں گے۔

ہماری مجلس شوریٰ؟

وفاقی کونسل کی تشکیل سے قبل حکومت نے اعلیٰ ترین سطح پر یہ اعلان کیا تھا کہ اس کی تشکیل میں تاخیر اس لیے ہو رہی ہے کہ حسب و نسب کی جانچ پڑتال میں غیر معمولی احتیاط سے کام لیا جا رہا ہے اور تشکیل کے بعد سے بھی مسلسل یہ بتایا جاتا رہا کہ وفاقی کونسل کے ارکان کے شجروں کو کھنگالنے کے بعد حسب و نسب کے شرفاء کے بہترین نمونے اس میں یکجا کیے گئے ہیں۔ مگر جب وفاقی شوریٰ کے ارکان کا اعلان ہوا تو سب لوگوں نے دیکھا کہ کیا نمونے اکٹھا کیے گئے ہیں۔ وفاقی شوریٰ کے ارکان کی یہ مایوس کن فہرستیں بدعنوان بیوروکریسی پر اندھے اعتماد کا نتیجہ تھیں اور ان میں ملک اللہ یار خان آف کالاباغ اور برادر خالد عمر جیسے لوگ بھی ہیں کہ جن پر قتل جیسے سنگین الزامات ہیں اور ملک اللہ یار خان کے حلقہ قومیہ بہاولپور کے علاقے سے شدید احتجاج بھی سامنے آیا تھا۔ پھر ان میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جنہیں موجودہ حکومت کے قائم کردہ ٹریبونلوں نے نااہل قرار دیا اور ان پر سنگین جرم ثابت ہوا مگر مراعات تحقیقات سے بدعنوان اور نااہل قرار دیے جانے والوں کے سیاسی تجربے بھی انہیں شوریٰ میں نامزد کرنے والوں کو صاف اور دھلے دھلائے نظر آتے ہیں۔ اس ضمن میں مثال ہے وانڈو کے ملک سکندر خان صاحب کی۔ اور ایسی خبریں آرہی ہیں کہ کسی کی نااہلی کو سرکاری حکم سے دور کیا جا رہا ہے اور کسی کے لاکھوں کے واجبات کے سلسلے میں جاری ہونے والے وارنٹ واپس لیے جا رہے ہیں۔

اس سب کے باوجود بھی اصرار یہ ہے کہ بہت ہی معاف ستھرے لوگ شوریٰ میں لیے گئے ہیں۔ یقیناً کچھ لوگ نفوس قدسیہ بھی شوریٰ میں ہیں مگر وہ محض برائے برکت ہیں۔ ان کی عددی حیثیت موثر نہیں۔ اسی شوریٰ کے بارے میں خود ایک رکن شوریٰ کا تبصرہ قابل ملاحظہ ہے۔ شہر کے کونسل کے رکن جناب کمال الدین کمال

صدرِ پاکستان کے نام ایک خط

حضرت صاحب جنرل محمد ضیاء الحق

جناب صدر! مستقبل کا مورخ پاکستان کی تاریخ کو تین حصوں میں تقسیم کرے گا۔ ایک وہ دور ہوگا جس میں آزادی تو تھی لیکن ترقی نہیں تھی۔ دوسرا دور وہ ہوگا جس میں ترقی تو تھی لیکن آزادی نہیں تھی اور کچھ دور ایسے ہوں گے جن میں نہ آزادی ملے گی اور نہ ترقی۔

میں نے دنیا کے ۳۳ بڑے ملکوں سے صنعتی پیداوار اور شخصی آزادی کے اعداد و شمار جمع کر کے تجزیہ کیا کہ آیا ان دونوں چیزوں کا آپس میں کوئی تعلق ہے؟ نتیجہ یہ نکلا کہ جب آزادی پر کسی حد تک پابندی لگائی گئی تو صنعتی پیداوار بڑھ گئی۔ میرے تجزیے میں صرف دو "ایکسپشن" تھے۔ جہاں نہ آزادی تھی اور نہ پیداوار۔ یہ چلی اور پاکستان تھے۔ (یہ تجزیہ پیداوار کی عالمی کانگریس میں پیش کیا گیا جو مختلف شہروں میں ہر تین سال بعد ہوتی ہے۔)

میں اور میرے رفقاء پچھلے دس سال سے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ بیرون ملک پاکستانی زیادہ سے زیادہ پیسے بچا کر اپنے وطن میں لگائیں۔ اگر یہ دولت وہاں ضائع ہوتی رہے تو ہماری محنت اور قربانیوں کا کیا فائدہ؟ نیز یکم جنوری ۱۹۸۲ء سے مارشل لاء حکومت کسی بھی پاکستانی کو بغیر وجہ بتائے باہر جانے سے روک سکتی ہے۔ اس پاکستان میں ہمارے بھی رشتہ دار اور بھائی بند رہتے ہیں۔ اگر مارشل لاء والے اس طرح سے ہماری قوم کو یرغمال بنالیں گے تو پھر ہم بیرون ملک پاکستانی اس ملک کی ترقی میں کیا حصہ لیں گے؟ یہ ملک ہمارا کیسے ہوا جہاں ہماری آواز ہمارے گلوں میں گھٹ کر رہ جائے؟

جناب صدر! پاکستان میں مزدوروں کی بے جا ہڑتالوں، طالب علموں کے فسادوں، چوروں، ڈاکوؤں، رشوت خوروں اور قاتلوں پر مارشل لاء لگنے کی بجائے اُن معصوم لوگوں پر لگ جاتا ہے جن کی سوچ شاید غلط ہو لیکن وہ دیانت داری سے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر منصفانہ الیکشن ہو کر منتخب قومی حکومت آجاتی تو ہم لوگ اگلے ۵ سال سیاسی جھگڑوں کو چھوڑ کر ملک کی معاشی ترقی اور دفاع پر اپنی توجہ مرکوز کر سکتے۔ مارشل لاء کا فائدہ اُن لوگوں کو ہوا ہے جو اپنے دوستانہ تعلقات کی بنا پر وزیر، کارپوریشنوں کے صدر اور بیرون ملک سفیر بن گئے ہیں۔ اور مارشل لاء کی وجہ سے ان کی INEFFICIENCY کی روک تھام ناممکن ہو گئی ہے۔

آج ایک پاکستانی کی قوتِ خرید ۱۹۷۱ء کے مقابلے میں کم ہے اور اس کی آزادی ۱۹۴۷ء سے کم ہے۔ ڈر یہ ہے کہ:

"BREAD FOR EVERYONE" MIGHT BECOME TOO GOOD A SLOGAN FOR PEOPLE WHO HAVE NEITHER BREAD NOR FREEDOM.

آپ کے نام یہ خط کسی تخریب کار کی طرف سے نہیں ہے بلکہ بیرون ملک رہنے والے پڑھے لکھے پاکستانیوں کا تاثر ہے۔

ڈاکٹر مظفر علی خان ملک
(صدر مجلس سائنس دان و پیشہ وران
طرابلس - لیبیا)

کا کہنا ہے کہ وفاقی کونسل کے قیام کو طول دینے کی بجائے حکومت کو چاہیے کہ ایک سال کے اندر اندر عام انتخابات کرا دے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چلانا عوام کے منتخب نمائندوں کا حق ہے اور مسلح افواج کا کام ملک کی جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ کرنا ہے۔ وفاقی کونسل قومی اسمبلی کا متبادل نہیں ہو سکتی۔ اس کونسل میں ایسے زمینداروں اور سیاست دان خاندانوں کے ارکان بھی شامل ہیں جن کا مطمع نظر ہر حکومت کی خیر خواہی ہے۔ ایسے لوگوں کے بجائے درمیانے طبقے سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں اور مستند لوگوں کو وفاقی کونسل میں لایا جانا چاہیے تھا۔

کمال صاحب نے شوریٰ کو اندر سے دیکھا ہے اور اندر سے دیکھنے کے بعد انہوں نے جو اظہار خیال کیا ہے اس سے اس حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ ادارہ ...

روزنامہ جسارت کراچی

شمعِ ہدایت

مولانا سید سلیمان ندوی

اگر:
- دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر پیغمبر کی تجارت کی تقلید کرو۔
- غریب ہو تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو۔
- بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو۔
- رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو۔
- فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر نظر دوڑاؤ۔
- تم نے شکست کھائی ہے تو معرکہ احد سے عبرت حاصل کرو۔
- تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدس کو دیکھو۔
- شاگرد ہو تو روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ۔
- واعظ اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔
- تنہائی و بے کسی کے عالم میں حق کے منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے۔
- تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو۔
- اپنے کاروبار اور دنیاوی جد و جہد کا نظم و نسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر اور فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم و نسق کو دیکھو۔
- یتیم ہو تو عبد اللہ و آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو۔
- بچہ ہو تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچے کو دیکھو۔
- تم جوان ہو تو مکہ کے چرواہے کی سیرت پڑھو۔
- سفری کاروبار میں ہو تو بصرہ کے کاروان سالار کی مثالیں ڈھونڈو۔
- عدالت کے قاضی اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبہ میں نور آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجر اسود کو کعبہ کے ایک گوشہ میں کھڑا کر رہا ہے ...

امام حسن البناءؒ
نے کہا: تحریکِ اسلامی
کے کارکن میں
تین خصلتوں کی
جھلک ملنی چاہیے
تہجد گذار کے آنسو،
فقیہ کی ذہانت اور
جنگجو کی بہادری۔

Order now

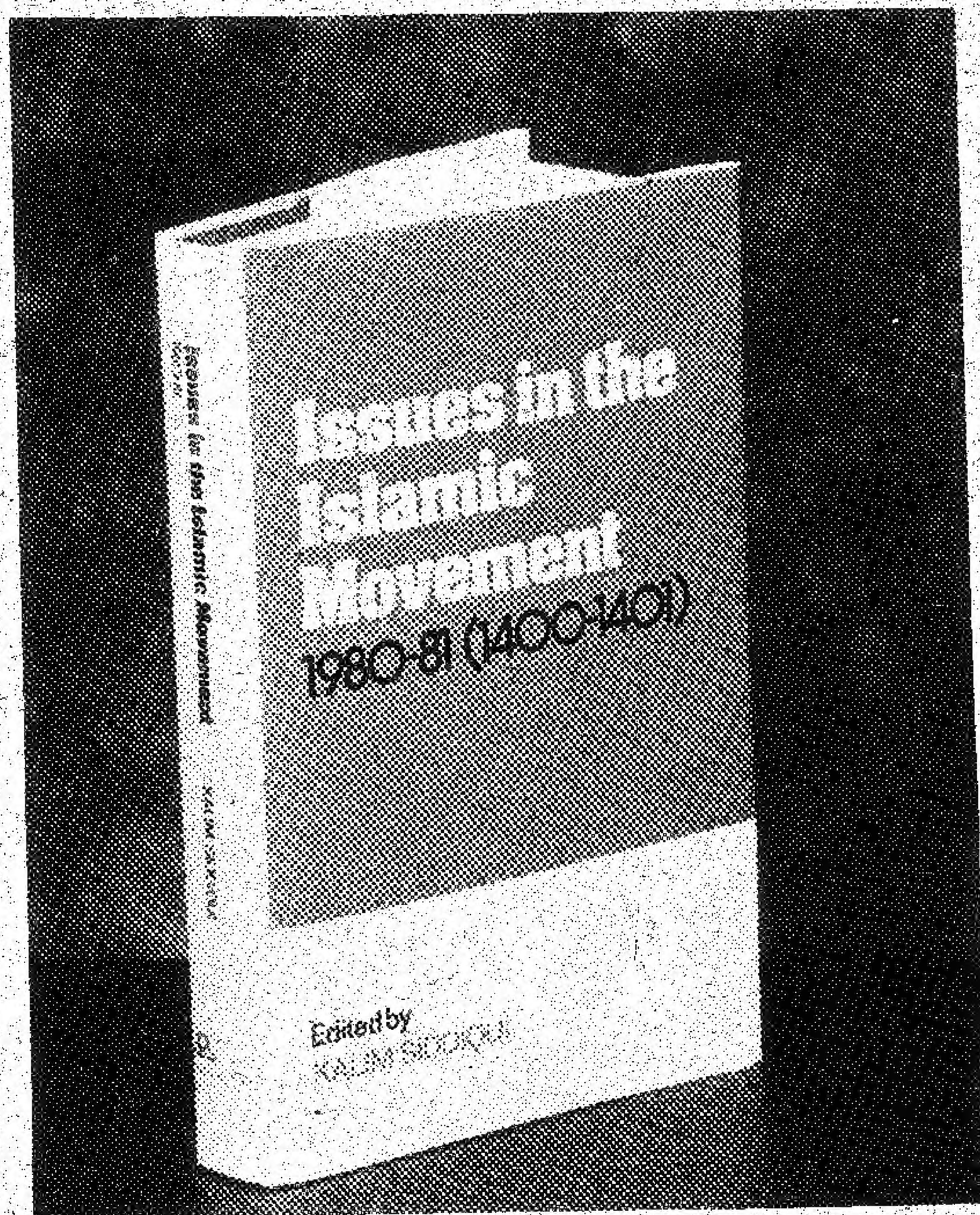
For the first time there is a book which puts information and interpretation of current affairs at your finger tips..........

For the first time 112 articles written by some of the best Muslim writers and journalists from all parts of the world are brought together in one volume........

For the first time the Islamic movement has a contemporary 'Reader' (412 pages) which weaves the major issues facing the *Ummah* into a fascinating pattern of hope, struggle, power, frustration and Revolution.........

For the first time an attempt is made to define the global Islamic movement independent of such inhibitions as nationalism, national 'Islamic' parties, and the nation-States......

This panorama of Muslim belief, emotion, hope, and struggle is captured in a delightfully produced book............



A similar volume will be produced every year to give you, your children and grandchildren an invaluable record of how a 1000 million-strong *Ummah* picked itself up from the floor of history and set about the task of recreating a new Islamic civilization..........

ISBN 0 905081 10 2 **$24.95/UK£13.95** (Hard Back)
ISBN 0 905081 11 2 **$10.95/UK£ 6.95** (Paper Back)

Published by

The Open Press Holdings Limited
338 Hollyberry Trail
Willowdale,
Ontario, Canada M2H 2P6 Tel: (416) 493-4374

Also published by

The Open Press Limited
6 Endsleigh Street
London WC1H ODS
Tel: (01) 388-2581

The Open Press Limited
P O Box 13142
Laudium 0037
Pretoria, South Africa

To order please complete the following:

Send me________copy/copies (Pbk/Hbk) *Issues in the Islamic Movement: 1980-81.*

Amount enclosed__________________. **Allow 10%** *for postage and handling.*

Name: ____________________

Address: ____________________

ادب و ثقافت

ترتیب : سجاد حیدر

تازہ بہ تازہ نو بہ نو

فیض

کو بھی بھارت میں ملازمت مل گئی

کلکتہ ۳ فروری (ریڈیو رپورٹ) اردو کے بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر فیض احمد فیض کلکتہ یونیورسٹی شعبہ اردو میں پروفیسر ہو گئے ہیں۔ گزشتہ سال اس یونیورسٹی میں صدر شعبہ بنگالی کو حکومت نے یا پرتنازع شرقیہ علاقہ کے صدر سالہ جشن میں تشکیل دی گئی

[illegible] آپ کل خود اختیار کردہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ مختلف یورپی ملکوں کے دورے کے بعد اب انہوں نے کلکتہ یونیورسٹی میں ملازمت کر لی ہے۔ اس سے قبل ایک اور پاکستانی شاعر فہمیدہ ریاض نے بھارت جا کر وہاں جامعہ ملیہ دہلی میں ملازمت حاصل کر لی تھی۔

فراق گورکھپوری اسپتال میں داخل کر دیے گئے

[illegible] (رپورٹ) اردو کے نامور شاعر فراق گورکھپوری [illegible] علاج معالجے کے لیے یہاں آل انڈیا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں داخل کر دیے گئے [illegible] آج فراق گورکھپوری کی [illegible] پانچ ہزار روپے [illegible]

ہوئے مر کے ہم جو رسوا

بھارت سے

آنے والے ایک [illegible] مرزا غالب کا مزار [illegible] میں ہے اور اس کی کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں ہے۔ اردو کے اس نامور شاعر کے مزار پر [illegible] اس وقت [illegible] وہاں خاک اڑتی نظر آتی ہے اور بچے کرکٹ کھیل رہے ہوتے ہیں۔ [illegible] غالب [illegible] مزار کو وکٹ بنایا ہوا ہے۔ اور جب گیند مزار سے ٹکراتی ہے تو بچے "آؤٹ" کا شور مچاتے ہیں۔ [illegible] "ہوئے مر کے ہم جو رسوا" کی پیشگوئی کرنے والے غالب کی زندگی پر بین الاقوامی مجالس اور سیمینار منعقد کرنے والی بھارتی حکومت اس شاعر کے لیے مزار [illegible] کا اہتمام بھی نہیں کر سکی ہے۔

جون ایلیا کی گوشہ نشینی

ادبی حلقوں میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جون ایلیا ایک عرصے سے ادبی منظر سے غائب ہیں۔

الھڑ بلھڑ باوے دا

اردو پنجابی کے خوبصورت شاعر ضمیر جعفری کی بچوں کیلئے پنجابی نظموں کی کتاب "الھڑ بلھڑ باوے دا" چھپ گئی ہے۔ اس کی قیمت دس روپے ہے۔

غلامی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

[illegible]

ساحر لدھیانوی [illegible]

[illegible]

[illegible]

پیرا ڈائز آف پیرنار مفلس

[illegible]

"تصدیقِ مبینہ"

[illegible]



آرٹس کونسل میں معروف بھارتی شاعر جناب کلیم عاجز کے شعری مجموعے "وہ جو شاعری کا سبب ہوا" کے پاکستانی ایڈیشن کی تعارفی تقریب کا ایک منظر

سُخن در سُخن

جدیدیت کے خلاف مہم

پاکستان میں ادبی معرکہ آرائیاں عموماً زبانی ہوتی ہیں۔ کبھی کبھار اخبارات کے ادبی صفحات پر ان کی گونج سنائی دے جاتی ہے لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ادیبوں کے ایک گروہ نے دوسرے گروہ کے خلاف کتابیں لکھی ہوں یا رسالے جاری کئے ہوں۔ ہندوستان سے آنے والے ایک دوست نے بتایا کہ وہاں ادبی اختلافات دلچسپ صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف سرعام تقریریں کی جاتی ہیں، پوسٹر لگائے جاتے ہیں، کتابیں چھاپی جاتی ہیں اور رسالے نکالے جاتے ہیں۔ ایک ایسا ہی دلچسپ رسالہ ہمیں موصول ہوا ہے جو غیر جدیدیوں نے جدیدیوں کے خلاف نکالا ہے۔ رسالے کا نام ہے "طرہ"۔ یہ سہ ماہی ہے اور دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی دیگر تفصیلات رسالے کے پہلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے جس کا عکس ہم اس کالم کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ ۱۲۸ صفحات کے اس رسالے کا ہر صفحہ دلچسپ ہے یہاں تک کہ مضامین کے آخر میں جو جگہیں خالی بچ گئی ہیں وہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ ایسی ہر جگہ پر یہ جملہ لکھا ہوا ہے۔ "یہ خالی جگہ جدیدیت کیلئے ہے جو اسی کی طرح خالی ہے۔" رسالے کا بڑا حصہ مشہور نقاد اور شاعر شمس الرحمن فاروقی کی ذات اور کرب ذات کے مطالعہ کے لیے وقف ہے۔ فاروقی ہندوستان میں جدیدیت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ وہ اپنے نظریاتی مخالفوں کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ اس رسالے میں خود فاروقی صاحب کے لئے کسی قسم کی رعایت نہیں برتی گئی۔ رعایت نہ برتنے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ فاروقی صاحب کے ایک مضمون کا جواب اس رسالے میں تین مرتبہ شائع کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ایک ہی مضمون لفظ بلفظ تین مرتبہ دہرایا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ "آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس خصوصی شمارے میں ایک مضمون بار بار شائع کیا گیا ہے مگر اپنے تئیں ایسا صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ آپ یہ مضمون بار بار پڑھ سکیں کیونکہ بس ایک مضمون ہی کے لیے یادداشت شائع کیا گیا ہے۔"

رسالے کا اداریہ بہت مختصر ہے اور یہ ہے "جیسا کہ ہم نے پہلے شمارے میں واضح کر دیا تھا ہم تو پرکھ کر ادبی پالیسی کا اعلان نہیں چاہتے بلکہ یہ جیسے خود چلے گا چلنے دیں گے

اداریہ آپ ہی آپ بند ہو جائے گا تو اسے زبردستی چلانے کی کوشش نہیں کریں گے" اداریے کے اس اختصار کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ "اس اداریے میں ترد ذات اور اس کی تنہائی کے ذکر سے پرہیز کیا گیا ہے۔ اس لئے زیادہ نہیں لکھا جا سکا۔"

رسالے کا انتساب بھی معنی خیز ہے۔ "یہ شمارہ خصوصی اہتمام ادیبوں اور شاعروں کے نام معنون ہے جو اس کو پڑھنے کے بعد بھی ادب اور شاعری پر قائم رہ سکیں۔"

شمس الرحمن فاروقی کی مزاح پر مبنی ایک انٹرویو میں بھی لگی ہے جس کا عنوان ہے "شمس الرحمن شوقی سے ایک ملاقات"۔ اس کا ابتدائی حصہ ملاحظہ کیجئے۔ اسی سے پوسٹ انٹرویو کا اندازہ ہو جائے گا "میں وقت مقررہ پر شوقی صاحب کی کوٹھی پر پہنچا تو انہیں انٹرویو کے لئے پوری طرح تیار پایا یعنی ایک نئے چیک دار سوٹ میں ملبوس بڑی چیکیلی ٹائی لگائے ہوئے، بال خلاف معمول بہت اچھی طرح بنے سنورے ہوئے۔ انہوں نے چھوٹتے ہی مجھے یاد دلایا کہ میں نے کیمرہ لانے کا وعدہ کیا تھا اور ان کے کچھ فوٹو لئے جانے تھے۔ میں نے معذرت چاہتے ہوئے کیمرہ نہ لانے کو اپنی بھول پر محمول کیا۔ اب میں انہیں کیا بتاتا کہ کیمرہ لانے کے وعدے سے تو میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ انٹرویو دینے کے لئے رضامند ہو جائیں اور وقت دے دیں۔ اور میرا یہ مقصد حل ہو چکا تھا اس سے پہلے کہ میں سوال و جواب کا سلسلہ باقاعدہ طور سے شروع کرتا۔ شوقی صاحب بولے! "بھئی میں ابھی ایک سیمینار سے لوٹا ہوں۔"

میں:- معاف کیجئے گا شوقی صاحب۔ میں نے آپ سے پوچھا ہی نہیں کہ آپ کہاں سے لوٹے ہیں۔

شوقی (ذرا ناراض ہوتے ہوئے) مگر آپ کو پوچھنا چاہئے تھا۔

میں: چلئے ناراض نہ ہوئیے۔ میں اب پوچھ لیتا ہوں۔ ہاں تو ابھی آپ کہاں سے لوٹے ہیں؟

شوقی: بھئی میں ابھی ایک سیمینار۔۔۔ لوٹا ہوں۔

"بزم طرہ" کے عنوان کے تحت قارئین کے سوالوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔ سوال کرنے والوں کے نام اس قسم کے ہیں۔ راج رہزن، بھی کبھاروی، عبدالقدوس معصوم۔ سوال کیا ہے اور جواب کیا۔ اس کا نمونہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

سوال: کیا تنقید کی کمائی حلال ہے؟

جواب: اگر اس میں مغربی نقادوں اور فرمودوں سے استفادہ نہ کیا گیا ہو تو حلال ہے۔

سوال: جدید یا روایت کے پس منظر میں دکھی [illegible]؟

جواب: یہ کام ہمارے یہاں نہیں ہوتا۔

سوال:- اردو ادب پر جمود کیوں طاری ہے؟

جواب: یہاں یہ حالت ہے کہ تنقید کے [illegible] لکھے گئے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ اردو ادب پر جمود طاری ہے (واضح رہے شمس الرحمن فاروقی محکمہ ڈاک و تار میں ملازم ہیں)

سوال:- کمار پاشی کیسے شاعر ہیں؟

جواب: کمار پاشی کہاں کے شاعر ہیں۔

"ایک جدیدیے کی لغت جدیدہ" بھی اس رسالے میں شامل ہے جس میں الفاظ اور ان کے معانی یہ ہیں:

ابہام/اظہاری:- ایک صفت جو جدید تنقید نگاری کا الف ہے جیسے سفید کا الف کالا۔ شاعر کا الف جدید۔

تنہائی:- وہ کیفیت حال جو آج کے صنعتی دور میں طاری ہے مگر جس کا وجود تنقید کی دنیا میں آ کر ماننا پڑتا ہے۔

موٹے ٹھلے:- پانچویں میں پڑھنے والی وہ چیزیں جو [illegible] انقلابی پر چلنے پر پڑھتے ہوئے نقاد دوڑ جاتے ہیں۔

ذہانت:- ایک ایسی پریشان کن دماغی صلاحیت جس کا صرف ذکر جدیدیے کرتے ہیں مگر جس کو وہ اپنے پاس پھٹکنے تک نہیں دیتے۔

سہ ماہی

طرہ

تیغ تیز خشکِ ہمہ تہ تہا

فروری ذات کا آخری

شمارہ

ذات نمبر

۱۹۸۰ اگست ستمبر

زیر نگرانی

شفیق الدین خاں

اردو صحافت / جدید ادب کی تنہائیاں

[illegible]

[illegible]

آج شب کوئی نہیں ہے



فیض احمد فیض کا تازہ کلام

آج شب دل کے قریں کوئی نہیں ہے
آنکھ سے دور طلسمات کے در وا ہیں کئی
خواب در خواب محلات کے در وا ہیں کئی
اور مکیں کوئی نہیں ہے
آج شب دل کے قریں کوئی نہیں ہے
کوئی نغمہ، کوئی خوشبو، کوئی کافر صورت
کوئی اُمید کوئی آس مسافر صورت
کوئی غم، کوئی کسک، کوئی شک، کوئی یقیں
کوئی نہیں ہے
آج شب دل کے قریں کوئی نہیں ہے
تم اگر ہو تو مرے پاس ہو یا دور ہو تم
ہر گھڑی سایہ گرِ خاطرِ رنجور ہو تم
اور نہیں ہو، تو کہیں، کوئی نہیں کوئی نہیں ہے
آج شب دل کے قریں کوئی نہیں ہے

بشریٰ میری بیوی نہیں تھی میں نے اس سے زبانی نکاح کر رکھا تھا

متوفیہ کے بہت سے بااثر افراد کے ساتھ تعلقات تھے وہ شراب کی رسیا تھی

مبینہ شوہر پولیس کے روبرو پیش ہو گیا پولیس افسر کی ذاتی ضمانت

پراسرار گھر جانے کی اجازت دی گئی

[illegible]

مسلمان ڈاکٹروں کی بین الاقوامی تنظیم کے قیام کا اعلان

ڈاکٹر محسن اختر پہلے صدر چن لئے گئے، امریکہ کی اسلامی میڈیکل ایسوسی ایشن کا فیصلہ

[illegible]

کراچی میں ۱۰۰ کروڑ روپے کی لاگت سے نیا ایئرپورٹ ٹرمینل تعمیر کیا جائے گا

[illegible]

ماں نے بیٹے کے لئے جان دے دی

[illegible]

مصر کو ملنے والے علاقے میں اسرائیل کی مرضی کی فوج

[illegible]

پاکستان سے سونا اور جواہرات

بیرون ملک لے جانے کے نئے قواعد

[illegible]

"سوہنی دھرتی"

"سوہنی دھرتی" لاس اینجلس میں نشر ہونے والا پہلا، واحد اور سو فیصد پاکستانی ریڈیو پروگرام ہے۔

"سوہنی دھرتی" میں پاکستانی نغموں اور پاکستان ٹی۔ وی کے مزاحیہ پروگراموں کے علاوہ ادب و شاعری، تہذیب و ثقافت اور اہم مذہبی و قومی موضوعات پر تبادلہ خیال بھی شامل ہے۔

"سوہنی دھرتی کے مہمان" کے عنوان سے تبادلہ خیالات کا ایک خصوصی پروگرام بھی وقتاً فوقتاً نشر کیا جاتا ہے۔

محترمہ منیر جمال (منیر آپا) اور خالد بیگ یہ پروگرام ہر منگل کو رات نو سے دس بجے تک پیش کرتے ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے فون کیجئے:

213-399-7005 OR

213-748-2005

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

پاکستانی پنجابی، راجپوت، سنی عقیدہ، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کے لیے مناسب رشتہ اور دونوں عمر ۳۲ سال مطلوب ہے۔ اچھی خاندان کی لڑکی تعلیم بی۔ اے، مقیم پاکستان کے لیے بھی رشتہ مطلوب ہے۔ دلچسپی رکھنے والے تفصیل کے ساتھ خط لکھیں:

RAI C/O AL-HILAL

●

پاکستان کے تعلیم یافتہ دو بھائی اور دو بہنوں کے لیے متبادل یا جدا جدا رشتے مطلوب ہیں۔ بہنوں کی عمر بالترتیب ۳۵ اور ۳۲ سال ہے، دونوں کراچی میں ہائی اسکول ٹیچر ہیں، پوسٹ گریجویٹ، مذہبی اور امور خانہ داری میں ماہر ہیں۔ ایک بھائی عمر ۳۴ سال بی۔ ایس سی میکانیکل انجینئر، ٹورانٹو میں مقیم ہے۔ دوسرا ۲۶ سالہ بھائی کراچی میڈیکل کالج کا گریجویٹ ہے۔ دلچسپی رکھنے والے پتہ ذیل پر خط لکھیں:

Z. AKHTAR
2355 LAKESHORE BLVD. W.
#212
TORONTO, ONT. M8V 1C1

●

کینیڈا میں مقیم خاندانی، خوب صورت، نیک سیرت، تعلیم یافتہ لڑکی کے لیے خوب صورت، خاندانی، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ عہدے پر فائز لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ عمر ۲۵ اور ۳۰ سال کے درمیان ہو۔

M. J., P. Box 561
DORVAL, P.Q. H4Y 1B3

مکان کرایہ پر

تین کمروں کا ڈیٹیچڈ گھر، مکمل بیسمنٹ اور احاطہ شدہ بیرونی YARD کے ساتھ چھ سو ڈالر میں کرایہ پر دیا جاتا ہے۔ ہائی وے ۴۰۱ اور ۴۲۷ پر واقع یہ مکان ٹی۔ ٹی۔ سی، اسکول، پلازا اور ہسپتال سے قریب ہے۔ تفصیلات کیلئے آٹھ کے شام میں اس نمبر پر فون کیجئے: 741-3644 اور دن کے وقت اقبال جس کا نمبر ہے 599-2181

برائے فروخت

فائبر گلاس کے سبز رنگ میں پرنٹڈ پردے سائز 155×95 انچ ۳۵ ڈالر میں برائے فروخت ہیں۔ فون کیجئے:

493-4374

ضرورت ہے

پاکستانی غیر شادی شدہ لڑکے کو اپارٹمنٹ میں رہنے کے لیے ساتھی کی ضرورت ہے۔ پہلے سے اپارٹمنٹ لیے ہوئے کوئی صاحب اگر SHARE کرنا چاہتے ہوں تو نمبر 493-4374 سے پر بات کریں۔

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے، جس کی پیشگی ادائیگی ضروری ہے۔

دیوانی اور فوجداری عدالتوں کی جگہ قاضیوں کی عدالتیں قائم کیجائینگی

قاضیوں کی عدالتوں میں مقدمات کی مسلسل سماعت ہوگی

فیصلے قرآن و سنت کے مطابق کئے جائینگے علماء بھی پیروی کر سکیں گے

سکھوں کی اکثریت خود مختاری چاہتی ہے

ربوہ سے شائع شدہ ترجمہ قرآن ضبط

آمدنی

کراچی اور لاہور کی جماعت اسلامی میں کوئی اختلاف نہیں میاں طفیل

خواجہ صفدر رہیں گے یا آغا شاہی کی؟

پرنسس آمنہ حسین خان کا استفسار

سپانسرشپ کے تحت حج کی درخواستیں ۲۸ فروری تک وصول ہونگی

جسٹس کرم الٰہی چوہان بیٹے کی شادی کے روز انتقال کر گئے

بارات چوہدری ظہور الٰہی مرحوم کے گھر جانے والی تھی

لتا منگیشکر اور دلیپ کمار پاکستان آئیں گے

مادام نور جہاں کی دعوت قبول کر لی

ڈاکٹر مجذوب کے لئے امریکہ کا اعلیٰ طبی اعزاز



پسماندہ ملکوں کو سمندری معدنیات سے محروم کرنے کا منصوبہ

امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور فرانس کے مذاکرات کا راز افشا ہو گیا

ماہنامہ جمہوریہ پاکستان ضبط کرنے کا حکم

جیتی جاگتی زندگی: شہنی فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

اک نظر بس اُسے دیکھنے کے لئے!

میں ایک پاکستانی بینک میں کام کرتا ہوں۔ مجھے ایک لڑکی سے محبت ہے۔ وہ بھی قریبی ادارے میں ایک اچھی ملازمت پر متعین ہے۔ میں اسے دیکھنے کے لئے ہر روز وہاں جاتا ہوں۔ ایک روز میں نے اسے کہا کہ اتوار کو ہم پکچر دیکھنے چلیں گے۔ اس نے مصروفیت کا بہانہ بنا دیا اور میں خاموش ہو گیا۔

میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں۔ ہر وقت اس کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہو گی، کیا کر رہی ہو گی۔ وہ میرے سامنے آتی ہے تو میری زبان سے ایک لفظ نہیں نکلتا۔ میں نے اپنا نام پتہ اس لئے نہیں لکھا کہ میرے والد صاحب ہر ہفتہ اخبار وطن پڑھتے ہیں۔ اگر انہیں یہ پتہ چل گیا تو نہ جانے کیا ہو گا۔

ایک بدنصیب

تو آپ کو پتہ بھی نہیں کہ جب بیٹے عشق کرتے ہیں اور والدین کو پتہ چل جائے تو کیا ہوتا ہے۔ ہوگا یہ کہ اخبار وطن چھپے گا۔ ابو سے پڑھا۔ آپ شام کو گھر پہنچے۔ آپ کی والدہ چپ... آپ لرزتے ہوئے، ڈرتے ہوئے، گھبراتے ہوئے کمرے میں گئے۔ ابو نے پوچھا بیٹے کیا تم کسی لڑکی سے عشق کرتے ہو۔ آپ کے پسینے چھوٹ گئے۔ آپ منکر ہو گئے۔ بات ختم ہو گئی۔ باہر آ کر سوچنے لگے۔ میں بھی کتنا بزدل ہوں۔ ایک لڑکی سے محبت کرتا ہوں لیکن باپ کو بتانے کی ہمت نہیں ہوتی پھر مجھے اس سے محبت کرنے کا کیا حق ہے۔

ارے میاں صاحبزادے۔ آپ فکر نہ کریں۔ والدین کی گولیاں تو کچے نہیں ہوتے۔ انہیں اپنی اولاد کے بارے میں سب معلوم ہوتا ہے مگر وہ خاموش رہتے ہیں۔ لیکن ایک نہ ایک روز ضرور بھانپ جاتے ہیں۔

ہاں تو آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ اس لڑکی نے پکچر جانے سے انکار کر دیا۔ آپ نے اس سے پوچھا نہیں۔ آپ نے بڑے بھولپن کہ کیا آپ اتوار کو میرے ساتھ فلم دیکھنے جائیں گی۔ اگر اتوار کو نہیں تو پھر کب؟ آپ نے تو اپنا فیصلہ سنایا تھا کہ "ہم اتوار کو فلم دیکھنے جائیں گے" اپنے فیصلے مسلط کرنے سے تو بات نہیں بنا کرتی۔ پھر یہ علم کہ وہ آپ کے جذبات پر مسلط ہو گئی ہے۔

آپ کو کسی لڑکی کو پسند کرنے کا پورا حق ہے۔ لیکن اس سے پہلے خود میں ابو کے حضور یہ کہنے کی جرأت پیدا کریں کہ ابو میں نے آپ کی بہو تلاش کر لی ہے۔

بلکہ یہ ہے کہ آپ ایک احساس جرم کو لئے یہاں رہیں یا واپس چلے جائیں۔ کیونکہ آپ بھی اسی طرح بے شمار لوگ سیاسی پناہ کا بہانہ بنا کر دوسرے ملکوں میں دو سے دو برس کے شہری بن جاتے ہیں۔ انہیں ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ میں نے یہ اچھا نہیں کیا۔ میں نے اپنے وطن کے لئے بے اعتقادی کیوں ظاہر کی۔ کوئی نا آسودگی ہے جو اندر ہی اندر برداشت نہ کی۔

یہ جرمن لڑکی جسے آپ دو سال سے مسلسل مل رہے ہیں۔ اسے محبت کا یقین دلاتے رہے ہوں گے۔ اس کے ساتھ گھومتے پھرتے رہے ہوں گے۔ وہ ایک وفا شعار عورت کی طرح آپکی بیوی بننا چاہتی ہے۔ وہ ایسا کرنے میں حق بجانب ہے۔ آپ میں یہ ہمت نہیں کہ اسے یہ کہہ سکیں کہ میری منگنی ہو چکی ہے۔ آپ نے وطن میں ایک اور لڑکی کو آس دلا رکھی ہے وہ آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ آپ خاندان والوں کے سامنے مجبور ہیں تو پھر گھر والوں کو اپنے عشق کے بارے میں جا سکتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتی کہ آپ خاندان کا بھرم رکھیں یا جرمن لڑکی سے شادی کریں۔ آپکا یہ پینڈولم کی طرح لٹکنا اچھا نہیں ہے۔ ایک طرف کا فیصلہ کریں۔ اس لڑکی کو پسند کرتے ہیں تو شادی کر لیں اور گھر والوں کو اطلاع دے دیں۔ وہ لوگ خفگی ظاہر کریں گے پھر مان جائیں گے۔ یہی ہوتا ہے۔ آپ سے پہلے بے شمار لڑکے یہی کر چکے ہیں۔



وہ اس سے کہیں زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہے۔ میری پریشانی کا سبب وہ ٹیوشن ہے جو اسے پڑھانے آتا ہے وہ رات کو دس گیارہ بجے تک اسے پڑھاتا ہے اس وقت اس کے گھر والے میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں اور وہ رات گئے تک بیٹھک میں اکیلے بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ بات مجھے بہت کھٹکتی ہے میں نے باتوں ہی باتوں میں اس کا ذکر کیا تو لڑکی کہنے لگی وہ میرے بھائی کی طرح ہے آپ غلط نہ سمجھیں لیکن میری تسلی نہیں ہوتی۔ اگر میں اسے ٹیوشن پڑھنے سے منع کرتا ہوں تو وہ کیا سوچے گی۔

(طالب حسین۔ کینیڈا)

ہر لڑکی سے تعلق خالی خولی نسبت ہوتا ہے اس نسبت کا مستقبل بھی غیر یقینی ہے۔ لیکن آپ تو ابھی سے شک کرتے ہیں۔

ہاں تو جب وہ لڑکی ٹیوٹر سے پڑھتی ہے کیا آپ وہاں موجود ہوتے ہیں؟ ظاہر ہے نہیں تو پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ بیٹھک میں ہوتے ہیں اور گھر والے میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسا آپ نے اوقات کا ذکر کرتے ہوئے جو ذہنی داستان بنی ہے کام لیا ہے۔ رات کو دس گیارہ کا وقت ٹیوشن پڑھانے کے لئے مناسب نہیں۔

تو دو گیارہ

میں ایک عجیب الجھن میں گرفتار ہوں باوجود کوشش کے اس سے نجات نہیں پا سکا اس کے بارے میں کسی سے ذکر بھی نہیں کر سکتا۔

میں ایک ایسی لڑکی سے محبت کرتا ہوں جس کا ہمارے خاندان سے دور نزدیک کا کوئی رشتہ نہیں۔ میں اسے اپنانا چاہتا ہوں

نزدیک کا کوئی رشتہ نہیں، یعنی یہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ کل جب رشتے کی بات چلے گی تو اس لڑکی کو غیر خاندان کا ذکر ہونے کی وجہ سے رد کر دیا جائے گا۔

آپ کو یقین ہے کہ وہ لڑکی آپ کو بہت چاہتی ہے اس سے بھی زیادہ جتنا آپ اسے چاہتے ہیں۔ اس صورت میں اس کی نیت پر شک کرنا مناسب نہیں۔ ویسے بھی وہ آپکی ذمہ داری نہیں ہے نہ ہی آپ اس پر کسی قسم کی پابندی لگانے کے مجاز ہیں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ جو کہتی ہے اس پر یقین کر لیں ورنہ قطع تعلق کر لیں۔

خود پسندی

ہم تین بہنیں اور تین بھائی ہیں میں سب سے چھوٹی ہوں۔ تینوں بھائیوں کی شادی ہو گئی ہے ایک بہن بھی شادی شدہ ہے۔ ایک مجھ سے بڑی بہن ہے ابھی ان کا رشتہ نہیں ہوا۔ میں ان سے سات سال چھوٹی ہوں۔

کچھ عرصہ قبل ہمارے ہاں ایک لڑکا الف آیا۔ وہ ہمارے گھر میں رہنے لگا۔ میری باجی اور الف ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔ اس کا علم سب کو ہے ہمارے گھر میں سب الف کی حمایت کرتے ہیں وہ مجھے خواہ مخواہ ڈانٹ دیتا ہے اس لئے مجھے وہ بہت برا لگتا ہے۔ پھر میں اسے بہت ستاتی ہوں۔

اب مجھے اپنی باجی بہت بری لگتی ہے کیونکہ وہ میری ہر بات کاٹتی ہے اور الف کی ہر بات مانتی ہے۔ مجھے اس سے بہت چلن ہے اور وہ برا بھی لگتا ہے۔ میری منگنی ہو چکی ہے۔ جب مجھے پیا منگیتر "س" یاد آتے ہے تو الف بہت برا لگتا ہے۔ اس گھر میں پہلے "س" کی باتیں ہوتی تھیں۔ اب الف کی ہوتی ہیں۔

حمیدہ۔ برمنگھم

کچھ لوگ یہ سوچ کر دنیا میں آتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی صفات کے مالک ہیں سارے جہاں کے حقوق انہی کے ہیں بلکہ کوشش یہ کریں گے کہ ان کے پاس کوئی قابل توجہ شخص باقی نہ رہے۔ پھر سارے خوشیاں ان کی جھولی میں گر گئی جائیں کی اس خواہش کو خود پسندی کہتے ہیں۔

آپ کی باجی الف کو پسند کرتی ہے اسے الف کی طرفداری کرتے ہیں۔ آپ بھلا سب کچھ کیسے برداشت کر سکتی تھیں۔ قدرتی ہے اس گھر میں صرف آپ کو چاہے جانے کا حق ہے۔ بیاہ ہونے "س" کا ذکر ہونا چاہیئے کیونکہ وہ آپکا منگیتر ہے۔

آپ سب سے چھوٹی ہیں نا۔ گھر والوں نے آپ کے بہت ناز اٹھائے ہوں گے۔ انہیں یہ غلطی احساس نہ ہو کہ وہ ایک بڑی غلطی کر رہے ہیں۔

حالانکہ آپ اور الف کا کوئی مقابلہ نہیں۔ آپ کے والدین اپنی بڑی بیٹی کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ الف اچھا لڑکا ہو گا۔ آپ کی بہن کو پسند کرتا ہے۔ آپ بھلا کیا اس کی پٹڑی کیوں جل رہی ہیں۔

آپ کو الف کبھی برا نہ لگتا اگر وہ اس گھر میں صرف اس ارادے سے آتا کہ وہ آپ کی باجی کی بجائے آپ کو پسند کرے گا۔

اشیاء: بیسن آدھ کلو، گھی ڈیڑھ پاؤ، چینی آدھ سیر، سبز الائچی چند دانے پستے چند دانے۔

ترکیب: بیسن کو گھی میں خوب بھونیں۔ جب بیسن بھن جائے تو اس میں چینی پیس کر خوب باریک کر کے ڈال دیں اور نیچے اتار کر اتنا ملائیں کہ سب کچھ یکجان ہو جائے۔ اب ذرا ٹھنڈا ہونے پر اس میں الائچی کے دانے ڈال دیں اور لڈو بنالیں۔ اوپر سے پستہ باریک کاٹ کر چھڑک دیں اور چاندی کے ورق لگا کر پیش کریں۔

مسکرائیے!

بیٹی: امی کیا ہماری نانی بچپن میں بہت شرارتی تھیں؟

بیٹی: آپ کے پاپا کہاں گئے ہیں؟



مسئلہ جس کا متن شائع نہ ہو سکا

طاہرہ حمید

آپ کا کہنا ہے کہ وہ لڑکا دوسری شادی ہے اس نے یہ خوفزدہ ہے کہ تمام لڑکیاں چالاک ہوتی ہیں۔ اس کی منطقی ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو ان کے کہنے سے طلاق دی۔

[illegible]

جرمن لڑکی اور خاندانی تقاضے

میری عمر ۲۷ سال ہے۔ عرصہ چار سال سے یہاں مقیم ہوں۔ میں نے یہاں سیاسی پناہ لے رکھی ہے۔ دو سال سے میری دوستی ایک جرمن لڑکی سے ہے۔ وہ بہت امیر گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کی عمر ۲۱ سال ہے آجکل وہ مجھے شادی پر مجبور کر رہی ہے۔ جبکہ میرا ذاتی پروگرام کچھ اور ہے۔ میری منگنی ایک رشتہ دار لڑکی سے ہو چکی ہے۔ اگر میرے والدین یا سسرال والوں کو میرے عشق کے بارے میں پتہ چل گیا تو وہ قیامت برپا کر دیں گے۔

میں اس جرمن لڑکی کو بہت پسند کرتا ہوں لیکن خاندانی تقاضے بھی پورے کرنا چاہتا ہوں۔ کیا میں جرمن لڑکی سے شادی کر لوں یا واپس وطن چلا جاؤں۔

ملک سلیم۔ مغربی جرمنی

مسئلہ جرمن لڑکی یا خاندانی تقاضے کا نہیں

شہر سے دور

گجراتی ادب سے ماخوذ ان کہی

جذبوں کی ایک بھرپور کہانی

مصنف: ہریش نائک

ترجمہ: علی جنید ملک



جب میں کپ تک ندی کے کنارے کھڑا رہا اس کو میں ہوش نہیں۔ حیرت اور خوشی سے میں ندی کو دیکھتا رہا تھا۔ جیسے اس سے پہلے میں نے ندی دیکھی ہی نہیں تھی۔ کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ جیسے میں بہتا رہا۔ سامنے اس کے کنارے پر جو مندر ہے اس کو جیسے دیکھتا رہا۔ شہر کی گرد نے جیسے شہر کو رنگ دیا تھا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ شہر میرا نہیں ہے۔ پھر ایسا لگا کہ میرا بچپن اس شہر میں تیرا ایک گھر ہے۔ ہر طرف سے گھر چھوڑ کر میں اس کنارے پر آ گیا ہوں لیکن جانتا ہوں یہ عارضی ہے۔ مجھے پھر اپنی اسی پناہ گاہ میں واپس جانا ہے۔ اس کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہیں ہے۔ بادل آہستہ آہستہ آگے بڑھتا۔ میرے قدم کنارے کی ریت پر دھنسنے لگے اور میں پل کی طرف بڑھتا گیا۔

میں کئی برسوں سے اس شہر میں گھر بسا کر رہ رہا ہوں۔ اس گھر میں کئی ایسے لوگ رہ گئے ہیں جن کے جانے کے بعد بھی پتہ کچھ رہتا ہے۔ ہر پل کے درختوں کی طرح میرے گھر میں ...

...

انگ جلنے لگا اور وہ کھانسنے لگی۔ شاید پوچھ رہی تھی: کون ... یاد کرتا ہے؟

تب ہی چلنے کی چپل پر شوں پر نگنے کے بجائے ... چہرہ ڈھانپ کر ... جیسے کی طرف دیکھوں گا ... آنکھیں جھکی ... رہیں گی۔

... "یہ تو آپ ہی کا تحفہ ہے" اور پھول اٹھا کر میز پر پھینک کر دھول سے بھر دوں گا۔ "یہ ہی آپ کی نشانی"

> گھر کا ماحول
> جونک کی مانند
> میرے وجود سے
> چمٹا رہتا ہے

...

انسان ساز اسلامی مکتب ہی یہ کارنامہ انجام دے سکتا ہے

عائشہ صدیقی بیوہ محمد علی رجائی

ایران کے شہید وزیر اعظم محمد علی رجائی کی بیوہ ایرانی پارلیمنٹ کی رکن ہیں۔ گزشتہ سال انہیں نے حج کی سعادت حاصل کی ... ایران کے ایک ماہنامے نے ان سے انٹرویو لیا ... کے اقتباسات ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

سوال: اس سال کے حج کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟ ...

سوال: آپ کے خیال میں وہ کون سا راستہ ہے ...

...

ہم ترستے رہے روشنی کیلئے

شام غم ہم پہ یہ بات روشن ہوئی سوز غم چاہئے آدمی کے لئے
چاند چمکا کئے شمع جلتی رہی ہم ترستے رہے روشنی کے لئے
میں بھی ہوں آدمی تو بھی ہے آدمی یوں تو کہنے کو سب آدمی ہیں مگر
آدمی اس کو کہنا غلط بات ہے جو نہ کام آسکے آدمی کے لئے
ہائے وہ لوگ تھے کیسے وہ لوگ تھے وقف کی زندگی بندگی کے لئے
ایک تو بھی تو ہے ہائے افسوس ہے چھوڑ دی بندگی زندگی کے لئے
اے امیر ایسی دعوت گوارا نہیں ہم کو اب یہ عنایت گوارا نہیں
ان کے گھر جاؤں میں ہاتھ پھیلاؤں میں وہ بھی کس کیلئے زندگی کے لئے

fortnightly
al-Hilal
Vol.10 No.23
February 25, 1982
50 ¢
Phone: 424-1989, 493-4374
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

پاکستان کی دولت مشترکہ میں دوبارہ شمولیت کے حق میں تحریک

دولت مشترکہ میں واپسی سے پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات اور مضبوط ہونگے

تحریک پر بحث کے لئے اسپیکر عنقریب تاریخ مقرر کریں گے،

لندن —— برطانوی پارلیمنٹ کے ...

برطانیہ میں پاکستانی جوڑے کا کارنامہ

اسلام آباد —— ...

کوثر نیازی کی شاہ احمد نورانی سے ملاقات

کراچی —— ...

جنرل چشتی

مارچ سے سیاست شروع کریں گے

کراچی —— ...

حکومت کے خلاف دیواروں پر نعرے

ایک نوجوان گرفتار

اسلام آباد —— ...

گورنر جنرل غلام محمد اور وزیر داخلہ گورمانی پر لیاقت علی خان کے قتل میں ملوث ہونے کا الزام

کراچی —— ...

جماعت اسلامی کے بغیر کوئی اتحاد نہیں چل سکتا۔ قاضی حسین احمد

اب یہ نہیں ہوگا کہ فصل ہم بوئیں اور کاٹے کوئی اور، فاروق لغاری سے ملاقات میں برف پگھلی ہے

شوریٰ میں اکثریت جی حضوریوں کی ہے

ماضی میں خواجہ صفدر کا کردار اچھا رہا ہے

مارشل لاء کو ختم کرکے سویلین نگران حکومت قائم کی جائے

مارشل لاء کا کوئی نیا ضابطہ نافذ نہ کیا جائے۔ شاہ احمد نورانی

کراچی —— ...

مارشل لاء فوراً نہیں اٹھایا جا سکتا انتخابات سو سال بعد ہو سکتے ہیں۔ پیر پگارا

تمام سیاسی جماعتوں کو تنظیم نو کرنا ہوگی۔ پیپلز پارٹی کا تخریبی منشور تو تیار رہتا ہے، اسے مہلت کی ضرورت نہیں

میں نے ایم آر ڈی سے کوئی بات ہی نہیں کی

خواجہ خیرالدین نے ۵ نکاتی پرچی دی تھی میں نے ڈیڑھ نکتہ فوراً مان لیا

کراچی —— ...